بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

رَبِّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۸ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش ۲۵ شوال ۱۳۸۴ھ ۲۸ فروری ۱۹۶۵ء	نمبر ۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کو اسہال کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل میں ہونے کی اوّل نشانی

انسان کو چاہیئے کہ دنیا داروں کی طرف نگاہ نہ کرے بلکہ انہیں دیکھے جو منقطعین ہیں

"نماز پڑھو اور تدبّر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں ہے۔ جب گداز ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے اُس وقت کثرت سے مانگو اس قدر مانگو کہ اس نکتہ تک پہنچو کہ جس سے رقّت پیدا ہو جاوے۔ یہ بات اختیاری نہیں ہوتی خدا تعالےٰ کی طرف سے ترشّحات ہوتے ہیں۔ اس کوچہ میں اوّل انسان کو تکلیف ہوتی ہے مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہو گی تو پھر سمجھے گا جب اجنبیت جاتی رہے گی اور نظارۂ قدرتِ الٰہی دیکھ لے گا تو پھر پیچھا نہ چھوڑے گا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ میں جب ایک دفعہ ایک بات تھوڑی سی آ جاوے تو تحقیقات کی طرف انسان کی طبیعت میلان کرتی ہے۔ اصل میں سب لذّات خدا تعالےٰ کی محبت میں ہیں۔ ملعون لوگ (یعنی جو خدا تعالےٰ سے دُور ہیں) جو زندگی بسر کرتے ہیں وہ کیا زندگی ہے۔ بادشاہ اور سلاطین کی کیا زندگیاں ہیں مثل بہائم کے ہیں۔ جب انسان مومن ہوتا ہے تو خود ان سے نفرت کرتا ہے ....

ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل میں ہونے کی اوّل نشانی یہ ہے کہ انسان ان تمام کو مثل کیڑوں کے خیال کرے۔ ان کو دیکھ کر دل میں نہ ترسے کہ یہ فاخرہ لباس پہن کر گھوڑوں پر سوار ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کی زندگی بد اور کتوں کی سی زندگی ہے کہ مردار دنیا پر دانت مار رہے ہیں انسان کو اگر دیکھنے کی آرزو ہو تو ان کو دیکھے جو منقطعین ہیں اور خدا کی طرف آ گئے ہیں اور خدا ان کو زندہ کرتا ہے۔ ان کی زیارت سے مصائب دُور ہوتے ہیں جو شخص رحمت والے کے پاس آوے گا تو وہ رحمت کے قریب تر ہو گا۔ دنیا میں یہی بات غور کے قابل ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی اے بندو تمہارا بچاؤ اسی میں ہے کہ صادقوں کے ساتھ جاؤ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱)

اخبار احمدیہ

—٥ قادیان — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ
"حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ آف یادگیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے اور سلسلہ کی مالی خدمات میں پیش پیش تھے۔ ان کے چھوٹے بیٹے عزیزم سیٹھ محمد الیاس صاحب کو اللہ تعالےٰ نے تین بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز موصوف بھی اپنے والد اور بڑے بھائی سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم جو چند ماہ قبل فوت ہوئے ہیں کی طرح ہر رنگ میں جماعت میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ تبلیغ کا جذبہ ان میں پایا جاتا ہے۔ عزیز کے ہاں ولادت کے لئے میری طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور بہت سے صحابہ کرام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کی جاتی رہی ہے۔ میں اس موقعہ پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرماوے اور اپنے بزرگان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین"

—٥ وقف جدید کا نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ مہربانی فرما کر سال نو کے وعدے اور چندہ جلد ارسال فرماویں۔

(ناظم مال وقف جدید)

—٥ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی آئندہ جمعرات کو بذریعہ جہاز الجیریا خدمت اسلام کے لئے سیرالیون روانہ ہو رہے ہیں احباب سٹیشن پر انہیں الوداع کہنے کے لئے تشریف لائیں۔ (وکالت تبشیر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸؍ فروری ۶۵ء

مغربی تہذیب کی خرابیاں اور اُن کا علاج

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام کی یا آسمانی نور کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ بہت صاف امر ہے۔ دیکھو آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نور ہے لیکن وہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دوسری روشنی بھی پیدا کر دی ہے کیونکہ یہ نور دوسرے نور کا محتاج ہے۔ اسیطرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اس کے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی۔ نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم مجرد عقل سے بھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اس کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھو"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۲۶۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں وہ اصول بیان کیا ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے آج لوگوں کے دلوں سے دین کا اعتبار اٹھ گیا ہے اور روحانی زندگی کو محض خیالی باتیں سمجھنے لگے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ پُرانے قصے کہانیاں ہیں جو اس مہذب زمانہ میں قابلِ اعتنا نہیں رہے۔

ایک طرف تو یہ لوگ شاکی ہیں کہ موجودہ مادی رجحانات کی انتہائی صورت نے انسان کی زندگی میں ایسی اُلجھنیں پیدا کر دی ہیں کہ جن کا حل نہ فلسفہ کے پاس ہے اور نہ سائنس کے پاس۔ مادہ پرستی کا نتیجہ ہر ملک اور ہر قوم میں نہایت خطرناک حالات کی صورت میں نکل رہا ہے۔ سب سے زیادہ مشکل جو آپڑی ہے وہ ہر ملک میں نوجوانوں کی گمراہی ہے۔

یہ شکایت تمام سنجیدہ اخباروں میں زیر بحث آتی رہتی ہے کہ ہر ملک میں نوجوان آوارگی ہی نہیں بلکہ سخت قسم کے جرائم کے ارتکاب کو شوقیہ اختیار کر رہے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی ٹولیوں کی ٹولیاں شہروں میں آفت برپا کر رہی ہیں۔ شاید ہی کوئی مہذب بڑے سے بڑا شہر ہو گا جہاں نوجوانوں کی ایسی بد راہ ٹولیاں موجود نہ ہوں۔ جو نہ صرف جتھے بنا کر باہم جنگ و جدل کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات امن پسند شہریوں کو بھی سخت تنگ کرتے ہیں اور اندھیرے سویرے ڈاکے ڈالتے اور چوریاں کرتے ہیں۔ شرابیں پیتے ہیں اور دیگر کئی قسم کی برائیوں میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔

آئندہ نسلوں کی یہ حالت پتہ دے رہی ہے کہ زندگی کا تمام ماحول ہی خراب ہو چکا ہے اور تمام معاشرہ ایک سخت مرض میں مبتلا ہو گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان نوجوانوں کے خود والدین بالکل اخلاقی قوت سے محروم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ایسے طور و طریق اپنا لئے ہیں جو روحانی عرفان سے بالکل تہی دامن ہیں۔ ان کے دل و دماغ محض مادہ پرستی کے چکر میں آچکے ہیں۔ کوئی اخلاقی قدر ان کے نزدیک ایسی نہیں رہی جس کی بنیاد متزلزل نہ ہو چکی ہو۔

جہاں تک تجرباتی اور مشاہداتی فلسفہ اور سائنس کا تعلق ہے یہ اپنی ذات میں بُری چیزیں نہیں ہیں مگر چونکہ انسان نے آسمانی روشنی کی رہنمائی سے انکار کر دیا ہے اور نری عقل کی رہنمائی پر تمام انحصار رکھ لیا ہے اس لئے انسان ان مصائب میں گرفتار ہو گیا ہے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے، نورِ عقل بے شک بڑی مفید چیز ہے اسی طرح جس طرح ہماری آنکھ کی روشنی بڑی مفید ہے لیکن عقل کا نور اس وقت تک صحیح کام نہیں دے سکتا جب تک آسمانی روشنی موجود نہ ہو اسی طرح جس طرح ہماری آنکھ کا نور اس وقت تک بیکار ہے جب تک اندھیرا ہو اور کوئی بیرونی روشنی اس کی مددگار نہ ہو۔

اگر آج دنیا مسیح موعود علیہ السلام کے اس نکتہ کو سمجھ جائے تو آج ہی اس کے نقطۂ نظر میں وہ تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں جو مادی ترقی کی حقیقی برکات سے بھی سرفراز کر سکتی ہیں۔ انسانی عقل بے شک ایک بہت بڑی نعمت ہے مگر اس کے ذریعہ جو علوم و فنون ہم نے معلوم کئے ہیں وہ اندھے کی ڈنگوری سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ علوم و فنون ہمیں یہ نہیں بتا سکتے کہ ہماری صحیح منزل کہاں اور کس طرف ہے۔ البتہ جس طرح اندھا اپنی ڈنگوری کو گھما سکتا ہے اسی طرح عقل سے ہم کائناتی قوتوں کا ہیر پھیر کر سکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جس طرح اندھے کی ڈنگوری نشانہ پر نہیں بیٹھتی بلکہ جو کچھ بھی اس کی زد میں آتا ہے اس کو ضرب پہنچاتی ہے اسی طرح مادیات میں عقل کی ہیرا پھیری بھی کسی خاص منزل کی طرف رہنمائی نہیں کرتی بلکہ محض ابتری اور بے کار اور ضرر رساں ہنگامہ آرائی کا ذریعہ بنتی ہے۔

آج آپ بڑے سے بڑے فلسفی اور سائنسدان سے پوچھ کر دیکھ لیں وہ تشکیک کے مرض میں مبتلا ہو گا۔ جہاں تک انسانی حیات کی حقیقی منزل اور حقیقی مقصد کا تعلق ہے وہ کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکے گا در اصل وہ اندھے کی ڈنگوری چلا رہا ہوتا ہے۔ اس کو پتہ نہیں کہ جو مادی حقائق اس نے معلوم کئے ہیں ان سے مقاصد حیات کی کوئی نشاندہی ہوتی ہے یا نہیں۔

اگر ڈنگوری سے صحیح نشانہ پر ضرب لگانی ہو تو ضروری ہے کہ ڈنگوری اندھے کے ہاتھ سے لے کر آنکھوں والے کے ہاتھ میں دی جائے جو اندھیرے میں نہیں بلکہ روشنی میں ٹھیک نشانہ لگائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ صحیح نشانہ ضرب لگانے کے لئے ایک تو آنکھ کے نور کی ضرورت ہے اور دوسرے بیرونی روشنی درکار ہے جب یہ دونوں روشنیاں ملیں تو کام ٹھیک ہو گا۔ اگر ڈنگوری اندھے کے ہاتھ میں ہے تو خواہ کتنی ہی روشنی کیوں نہ ہو وہ نشانہ پر ضرب نہیں لگا سکے گا اور اگر آنکھ کی روشنی تو موجود ہو مگر اندھیرا ہو اور کوئی بیرونی روشنی نہ ہو تو پھر بھی وہی نتیجہ ہو گا جو اندھے کی ڈنگوری کا ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ زندگی کی حقیقی منزل پر پہنچنے کے لئے عقل کی روشنی اور آسمانی روشنی دونوں کی ضرورت ہے اور یہ آسمانی روشنی کیا ہے یہی انبیاء علیہم السلام جن کو اللہ تعالے ہدایت کیلئے کھڑا کرتا ہے۔ جب یہ دونوں روشنیاں ملتی ہیں تو پھر وہ معجزہ پیدا ہوتا ہے جس کو بہشتی زندگی کہہ سکتے ہیں۔ وہ زندگی جو انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتیں گزارتی ہیں۔ وہ دینی جہاد اس شان سے کرتی ہیں کہ دنیا ان کے قدموں میں آکر گر جاتی ہے۔ عقل بے شک بڑی اچھی چیز ہے مگر محض عقلیت دنیوی طاقتوں کا ہیر پھیر اور الٹ پلٹ تو کر سکتی ہے مگر زندگی کی منزلِ مقصود کے لئے رہنمائی نہیں دے سکتی جب تک اللہ تعالے کی ہدایت کا نور اس کے ساتھ نہ ملے۔

موجودہ زمانہ کی خطرناکیوں کا علاج محض عقلی تدابیر سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ساتھ آسمانی نور کی ضرورت ہے اور یہ فرض جماعتِ احمدیہ کا ہے کہ وہ دنیا کی اس کمی کو پورا کرے کیونکہ اللہ تعالے نے آج یہ امانت اسی کے سپرد کی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مَیں خدا تعالے پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالے پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچاوے اور یہ فطرت اس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلاءِ عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے۔ نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تبہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں۔ خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دئے جاتے ہیں۔ تو خدا تعالے ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷)

احمدیہ مشن غانا کی تبلیغی و تربیتی مساعی

- کالجوں میں تقاریر • سیرت النبیؐ و پیشوایانِ مذاہب کے جلسے
- اشاعت لٹریچر • تبلیغی میٹنگیں • تربیتی دورے • ۷ نئے سکولوں کا قیام
- ۱۳۹ افراد کا قبولِ حق

مرتبہ ۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا

(۲)

اخبار گائیڈنس

عرصہ زیر رپورٹ میں غانا مشن کا ماہانہ اخبار گائیڈنس خاکسار کی ادارت میں باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ اخبار کے پہلے صفحہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے اسلامی تعلیم کے محاسن کا انگریزی ترجمہ باقاعدگی سے شائع کیا گیا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مستقل مضمون ہے۔ علاوہ ازیں مختلف تبلیغی مضامین شائع کئے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ فینٹی زبان میں اقساط میں شائع کی جاتی رہی۔ غانا کے ایک قومی اخبار غانا ٹائمز میں بچوں کے صفحہ پر اسلام کے تلوار سے پھیلنے کا آرٹیکل شائع ہوا تھا۔ اس کا جواب خاکسار نے اپنے اخبار کے ایڈیٹوریل میں تفصیل سے دیا۔ ایڈیٹر اخبار کو جواب بذریعہ خط ارسال کیا گیا۔ لیکن ایڈیٹر نے شائع نہیں کیا۔ اس لئے خاکسار نے اپنے اخبار کے ایڈیٹوریل میں شائع کیا۔

اکتوبر میں یوم اقوام متحدہ کے سلسلہ میں قرآنی نظریہ برمجلس اقوام متحدہ کے متعلق بطور ایڈیٹوریل لکھا۔ یہ اخبار ملک کی تمام لائبریریوں مشمول۔ یونیورسٹیل۔ ٹیچرز ٹریننگ کالجز اور بڑے بڑے سیکنڈری سکولوں کی لائبریریوں کے علاوہ زیر تبلیغ افراد کو باقاعدہ ارسال کیا جاتا رہا۔ دیگر ممالک کو بھی ارسال کیا جاتا ہے۔

ریجنل کانفرنس

عرصہ زیر رپورٹ میں اشانٹی ۔ برونگ اہافو اور سنٹرل ریجنوں نے اپنے اپنے علاقہ کی جماعتوں کی ریجنل کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے اپنے دوران قیام اشانٹی میں اس ریجن کی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس اگوگو کے مقام پر منعقد کی۔ جس میں اشانٹی کے سات سرکٹوں کی جماعتوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے لئے پہلے سے سرکلرز اور دوروں کے ذریعہ جماعتوں کو تیار کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سال گزشتہ کی نسبت قدم ترقی پذیر رہا۔ اور مالی قربانی بھی اس موقعہ پر جماعتوں نے اضافہ سے پیش کی۔ اللّٰھمّ زد فزد

برونگ اہافو ریجن کی سالانہ ریجنل کانفرنس ٹیچیمان میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ نے منعقد کی۔ اس کانفرنس میں نہ صرف ریجن کے تمام احمدی احباب نے شرکت کی بلکہ ریجنل کمیٹی کی دعوت پر خاکسار عطاء اللہ کلیم۔ مکرم مسعود احمد صاحب ایم۔ اے۔ مسٹر اسمٰعیل ایڈو بی۔ اے اور مسٹر صادق جمال لیٹن نے مختلف مقامین پر جماعت کو خطاب کیا۔ مسٹر شکیل احمد صاحب منیر جو گورنمنٹ سیکنڈری سکول سیانی میں استاد ہیں وہ بھی کانفرنس میں شرکت کے لئے بمع بیگم صاحبہ تشریف لائے۔ اور مالی قربانی میں حصہ لیا۔ کانفرنس میں ان احباب کے علاوہ سرکٹ مبلغین اور سرکٹ روڈ سانے بھی تقریریں کیں۔ کانفرنس کے تینوں دن نماز تہجد کے باجماعت ادائیگی کا خاص انتظام تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تین صد سنتیس پونڈ (۳۳۷ پونڈ) کی معقول رقم اس وقت جماعت نے بطور مالی قربانی پیش کی جو کہ سال گزشتہ کی نسبت بہت تسلی بخش رہی

سنٹرل ریجن کی ریجنل کانفرنس کے انعقاد کا انتظام خاکسار نے کیا۔ کیونکہ لوکل مرکز سالٹ پانڈ اسی ریجن میں ہے۔ اس لئے خاکسار امارت کے فرائض کے علاوہ اس ریجن کا ریجنل مبلغ بھی ہے۔ اس ریجن کی کانفرنس [illegible] الیسیم کے مقام پر منعقد کی گئی۔ جس میں تمام جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔ مختلف تربیتی عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے اس موقعہ پر غانا کے دار الحکومت اکرا میں ایک مسجد بنانے کے لئے مالی قربانی کی تحریک کی۔ چنانچہ ۲۵۰ پونڈ کی رقم اس مد میں اسی وقت جمع ہو گئی۔ اور اس کے علاوہ ممبران نے وعدہ جات بھی کئے۔

زائرین مساجد و مشن ہاؤسز

تبلیغی جلسوں اور انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ جو مبلغین کرام خود مختلف افراد سے ملکر پیغام حق پہنچانے کے لئے کرتے ہیں۔ ایک ذریعہ تبلیغ و تعلیم و تربیت کا مساجد اور مشن ہاؤسز ہیں۔ جہاں عموماً متلاشیان صداقت آکر شکوک و شبہات رفع کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ برونگ اہافو تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کے پاس متعدد تعلیم یافتہ احمدی۔ غیر احمدی۔ عیسائی اور مشرکین مختلف دینی مسائل کے متعلق بات چیت کرنے کی غرض سے آتے رہے۔ انہوں نے نہ صرف اسلام کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے بلکہ مطالعہ کے لئے لٹریچر بھی خریدا۔ ان میں سے قابل ذکر زائرین مختلف عیسائی فرقوں کے پادری صاحبان۔ ڈسٹرکٹ کمشنر۔ بیرا ماؤنٹ چیف ٹیچیمان اور غانا یونیورسٹی کے چار غیر ملکی طلباء ہیں۔ یعنی ایک جاپانی مسٹر ساتو۔ ایک امریکن اور ان کی بیوی اور ایک انگریز۔ یہ سب احمدیت کی تعلیم۔ نظام اور سرگرمیوں سے واقفیت پیدا کرنے کی خاطر خاکسار کے پاس آئے اور دو دن ٹھہر کر مطلوبہ معلومات حاصل کیں۔ امریکن طالب علم چونکہ تیجانیہ فرقہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند تھے۔ اس لئے اس فرقہ کے لوگوں کے درمیان گفتگو کے وقت خاکسار نے ان کی ترجمانی کی۔

احمدی شنزوں میں سے مشن ہاؤس ٹیچیمان آنے والے مسٹر عبداللہ بوآٹنگ ہیں جو غانا یونیورسٹی میں ایم۔ ایس سی کے طالب علم ہیں وہ رخصتوں پر آئے اور دو ہفتہ قیام کیا۔ اور تبلیغی دوروں اور دوسرے احباب سے متعارف ہونے کے علاوہ دینی مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ بعض سکولوں کے اساتذہ بھی دینی سوالات دریافت کرنے اور معلومات حاصل کرنے کی غرض سے آتے رہے۔

مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب ریجنل مبلغ اکرا ویسٹرن ریجن تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۳۱ افراد مشن ہاؤس میں آئے۔ جن سے گفتگو کی گئی۔ اور مناسب لٹریچر دیا گیا۔ ایک افسر جیل جو پہلے عیسائی تھا کئی دفعہ مشن ہاؤس آکر تبادلہ خیالات کرتا رہا۔ بالآخر اللہ تعالےٰ نے انہیں مکرم مولوی صاحب کے ذریعہ اسلام کی صداقت قبول کرنے کی توفیق دی۔ فالحمد للہ

اب یہ دوست معہ تین اور افسروں کے روزانہ مغرب و عشاء کی نماز باوجود طویل مسافت کے مشن ہاؤس میں آکر ادا کرتے ہیں۔ اور علمی امور پر تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ چند احباب روزانہ یسرنا القرآن کے اسباق لینے آتے ہیں جنہیں سلسلہ سے متعلقہ امور بھی سمجھائے جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا جاپانی دوست جو یونیورسٹی غانا کے طالب علم ہیں اور احمدیت پر مقالہ لکھ رہے ہیں۔ اشانٹی میں احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مکرمی مولوی نصیر احمد خان صاحب ریجنل مبلغ کے پاس مشن ہاؤس کماسی آ گئے۔ اور کافی دیر تک اشانٹی ریجن کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ جس کے بعد مکرم مولوی صاحب اس جاپانی دوست کو شہر کی مارکیٹ کے پاس جماعت کے تبلیغی جلسہ میں لے گئے۔ جس کی کارروائی سے وہ بے حد خوش ہوئے۔ اور اس قدر خوش ہوئے کہ تین گھنٹہ سے زائد اس جلسہ میں بیٹھ کر اجلاس کے متعلق نوٹس لیتے رہے

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے دوران قیام کماسی اور اس کے بعد ٹمالی میں عرصہ زیر رپورٹ میں دونوں مشن ہاؤسز میں آنے والے افراد سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور زائرین کی تشفی کی کوشش کی۔

لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں یونیورسٹی کالج کیپ کوسٹ سے ملحقہ انگریزی سکول کے مختلف نسلوں کے چالیس طلبہ طالبات اپنی دو استانیوں کے ساتھ مرکزی مسجد دیکھنے آئے۔ ان کی خواہش پر انہیں اسلامی نماز عملی طور پر خاکسار نے ادا کر کے دکھائی۔ انہوں نے مسجد اور اسلام کے متعلق متعدد سوالات کا سوالنامہ تیار کیا ہوا تھا۔ ان سب کے جوابات دیئے گئے۔

[illegible] سیکنڈری سکول جہاں خاکسار تقریر کر چکا ہے۔ ایک طالب علم آیا اس کے متعدد سوالات کے جوابات خاکسار نے دیئے اسی طرح میتھوڈسٹ فرقہ سالٹ پانڈ کا پادری معہ اپنے ایک دوست کے آیا۔ اسے تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ علاوہ ازیں دیگر زائرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

تعلیم و تربیت

تبلیغ کے ساتھ ساتھ جماعتوں کی تعلیم و تربیت کا کام بھی بہت اہم ہے اس سلسلہ میں جہاں مبلغین اپنے اپنے مراکز میں قرآن کریم

احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے ہیں وہاں اپنے اپنے ریجن کی جماعتوں کے تربیتی دورے کر کے ان کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب نے اشانٹی ریجن کی پانچ جماعتوں کا دورہ کیا جو کماسی سے چالیس اور اسی میل تک فاصلہ پر ہیں۔ ان میں سے دو جماعتوں میں خطبہ اور نماز جمعہ بھی پڑھائی۔ مالی قربانیوں کی تحریک کی خصوصاً زیر تعمیر کماسی مشن ہاؤس کے لئے جو بفضل اللہ کامیاب رہی۔ چونکہ ان پانچوں جماعتوں میں مکرم مولوی صاحب پہلی مرتبہ دورہ پر آئے تھے اس لئے عہدیداران اور احباب جماعت سے متعارف ہوئے۔ رات گوشہ کی نمازوں کے بعد پانچوں جماعتوں میں تقاریر کیں اور بعد نماز فجر درس دیا۔ جماعتی کاموں کا جائزہ لے کر تربیت کے متعلق ہدایات دیں۔

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے اپنے دوران قیام کماسی میں اشانٹی ریجن کے معتد بہ حصہ کا دورہ کیا۔ ان جماعتوں کے دوروں کے دوران مکرم سید صاحب موصوف نمازوں کے بعد احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور مثلاً اہمیت خلافت اور اس سے وابستگی نمازوں کی پابندی۔ زکواۃ اور چندوں کی ادائیگی۔ تربیت اولاد۔ باہمی محبت و اخوت۔ ہمدردی خلق اور پردہ وغیرہ کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ مکرم سید صاحب شمالی ریجن کی جماعتوں میں بھی جا کر تربیتی فرائض کو سرانجام دیتے رہے۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے اپنے ریجن برونگ اہافو کے چاروں سرکٹوں کا وقتاً فوقتاً دورہ کیا اور جماعت کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا۔ ایک سرکٹ میں سرکٹ ٹیچرز کا انتخاب کروایا اور احمدی دوستوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور زیادہ سے زیادہ جماعت کی ترقی کے لئے کوشش اور قربانی کی ترغیب دلائی آپ حسب ضرورت سرکٹوں کے جلسوں اور تقریبات میں شریک ہوئے

ایک احمدی دوست جو TANOSO مقام کے پیرامونٹ چیف ہیں ایک عرصہ سے ریجنل مرکز میں جب نہ آئے تو مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب مع سیکرٹری امور عامہ ان کے قصبہ میں گئے اور نصیحت کی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن وہ ریجنل مرکز Techiman میں مشن ہاؤس آئے مسجد میں نماز جمعہ ادا کی اور جماعت سے ایک ایمان افروز خطاب فرمایا۔

مکرم مولوی عبدالحمید صاحب نے ایسٹرن ریجن کا دورہ کیا۔ بنسو میں تربیتی اجلاس کیا آپ نے جماعت کو اشاعت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔

آپ دو مرتبہ Tema جماعت میں جو آپ کے غانا آنے کے بعد قائم ہوئی ہے دورہ پر گئے اور تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت کیا یہ جماعت اب تیس افراد سے تجاوز کر گئی ہے۔ سب مخلص نوجوان ہیں انہوں نے باجماعت نمازوں کے لئے سیمنٹ کا خوبصورت چبوترہ بنایا ہے باقاعدگی سے چندے ادا کرتے ہیں اور سلسلہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب انکوکو کی جماعت میں گئے اور نمازوں کے بعد احباب کو مناسب نصائح کیں۔

خاکسار نے تود اکرا۔ کماسی۔ الواسی ٹیچیاں اساچر۔ ایسیم۔ بیڈم۔ اگوگو اور مینڈی کی جماعتوں کا دورہ کیا اور ممبران کو مختلف تربیتی امور اور دیگر فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

خطبات جمعہ

درس و تدریس کے علاوہ خطبات جمعہ کے ذریعہ بھی جماعتوں کو تربیتی امور اور دیگر ضروری فرائض کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے چنانچہ اس ذریعہ کو بھی مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب، مکرم سید داؤد احمد صاحب انور، مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب اور خاکسار اختیار کر کے جماعتی تربیت کی کوشش کرتے رہے۔

سات نئے احمدیہ سکولز کا قیام

خاکسار چونکہ تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکولز کا جنرل مینجر ہے اس لئے اس سلسلہ میں سکولز مینجر سکولز۔ افسران تعلیم وغیرہ سے خط و کتابت کے علاوہ ذاتی ملاقاتوں سے بھی فرائض کی سرانجام دہی کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ قارئین الفضل کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ عرصہ زیر رپورٹ میں سات نئے احمدیہ سکولز کا قیام عمل میں آیا ہے جن میں سے پانچ سکولز کا قیام شمالی ریجن میں ہوا ہے جہاں اس سے قبل جماعت کا کوئی سکول نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مکرم سید داؤد احمد صاحب انور ریجنل مبلغ شمالی ریجن کی شب و روز کوششوں کو نوازا اور وزارت تعلیم نے ان پانچوں سکولز کے قیام کی منظوری بھی دیدی فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے اپنے ریجن برونگ اہافو میں سکول مینیجری کے فرائض سرانجام دیئے ضلع کے افسران تعلیم اور لوکل کونسل کے صدر اور کلرک سے ملے سکول جا کر اساتذہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے سات سکولوں کا معائنہ کیا۔ طلبہ و طالبات کا نماز اور دیگر دینی معلومات کا امتحان لیا اور اساتذہ کو ضروری ہدایات دیں۔

وزارت تعلیم غانا نے ملک کے تمام جنرل مینیجرز کی کانفرنس اکرا میں بلائی کہ دینیات کے متعلق نصاب مقرر کیا جائے خاکسار اس میں شامل ہوا چونکہ احمدیہ تعلیمی یونٹ واحد اسلامی تسلیم شدہ یونٹ ہے اس لئے خاکسار نے مسلم بچوں کے لئے دینیات کے نصاب کے متعلق کتب کا کورس وزارت تعلیم کو پیش کیا۔

خاکسار چونکہ تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے بورڈ آف گورنرز کا چیئرمین بھی ہے اس لئے بورڈ اور اسکی سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہوا۔ نیز بورڈ کے ایک وفد کی وزارت تعلیم سے گفتگو میں قیادت کی اور اسکے علاوہ بھی سکولز سے متعلقہ امور کے لئے وزارت تعلیم کے افسران سے ملا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کی نمایاں کامیابی

عرصہ زیر رپورٹ میں غانا کے تمام ٹریننگ کالجز اور سیکنڈری سکولز کے فٹ بال میچ ہوئے جس میں متعدد کالجز اور سیکنڈری سکولز سے سخت مقابلہ کر کے احمدیہ سیکنڈری سکول نے فٹ بال میں چیمپئن شپ جیت کر صدر غانا ڈاکٹر کرامی نکرما کی ٹرافی حاصل کی۔ اس جیت سے پریس اور ریڈیو پر جماعت کو خوب شہرت ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تعمیرات

جماعت کی روز افزوں ترقی کے ساتھ ساتھ نئی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر۔ پرانی عمارتوں کی توسیع اور مرمت کا کام بھی کافی توجہ اور وقت چاہتا ہے پھر ان امور کے لئے فنڈز کی فراہمی ایک خاصہ کام ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کماسی مشن ہاؤس کی دو منزلہ وسیع عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں اخراجات کی فراہمی کے لئے پہلے مکرم سید داؤد احمد صاحب انور اور دسمبر سے مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب قابل قدر مساعی میں مصروف ہیں۔ مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب نے دسمبر کے تین ہفتوں کے دوروں میں 290 پونڈ کی رقم بلڈنگ فنڈ میں اکٹھی کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

برانگ اہافو ریجن میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کے زیر اہتمام ٹیچیمان مشن ہاؤس کی مرمت Wenchi F مسجد کی تکمیل اور MASO اور RA ZEZ میں مساجد زیر تعمیر ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم سید داؤد احمد صاحب انور تمالی میں پختہ مسجد کی تعمیر کے لئے کوشش کرتے رہے جو زیر تعمیر ہے اور انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گی۔ لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں مشن ہاؤس میں مزید چار کمروں کی توسیع کی گئی۔ علاوہ ازیں مرکز میں آنے والے مہمانوں کے لئے مہمان خانہ کے پختہ کمرے تعمیر کئے گئے۔

خاص تقاریب

مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مبلغ اکرا مشرقی ریجن دارالخلافہ غانا میں منعقد ہونے والی مختلف تقاریب میں شامل ہوئے۔ چنانچہ نائیجیریا ہائی کمشنر کی طرف سے یوم آزادی کی تقریب میں شمولیت کی دعوت پر یوگوسلاویہ سفارتخانہ میں منعقدہ یوم جمہوریہ کی تقریب پر مکرم مولوی صاحب شریک ہوئے۔ بعض احباب کو تعارفی کارڈ دئے۔ وزارت سوشل ویلفیئر کی منعقدہ پانچ میٹنگوں میں جو بہبودی بچگان کے سلسلہ میں تھیں وزارت کی دعوت پر مکرم مولوی صاحب باقاعدہ شریک ہوئے چنانچہ وزارت نے ایک چٹھی کے ذریعہ احمدی نمائندہ کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار قائمقام ہائی کمشنر پاکستان کی دعوت پر غانا میں آنیوالے فلسطینی وفد کے استقبال کیلئے اکرا ایئرپورٹ پر گیا جہاں خاکسار کا تعارف ممبران وفد کے علاوہ سفراء متحدہ عرب جمہوریہ۔ سوڈان۔ الجیریا۔ مراکو۔ تیونس اور سعودی عرب سے کرایا گیا۔ اس موقع پر سفارتخانہ انڈونیشیا کے فرسٹ سیکرٹری سے جماعت کی تبلیغی مساعی کے متعلق طویل گفتگو ہوئی یہ دوست اس سے قبل ڈیج گی آنا میں ہمارے مشن سے متعارف تھے۔

استقبال والوداع

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب جو مع اہلیہ ۹۔ دسمبر کو غانا تشریف لائے خاکسار نے مع اہلیہ و احباب جماعت اکرا ہوائی اڈہ پر انکا استقبال کیا۔ مکرم مولوی صاحب نے سالٹ پانڈ اور کماسی میں ربوہ کے حالات اور سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی صحت کے متعلق حالات اور آپ کے کارہائے نمایاں کی روشنی میں آپ کے وجود کی برکات کو بیان کیا اور شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی تحریک کی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دو الوداعی تقاریب عمل میں آئیں۔ ایک تو ہمارے دو سرکٹ مبلغین مکرم یوسف یاوسن اور مکرم عبدالواحد بن داؤد کا مزید تعلیم کیلئے ربوہ کے لئے روانہ ہونے کے سلسلہ میں تھی چنانچہ خاکسار مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مسٹر محمد آرتھر صدر جماعت احمدیہ غانا اور دیگر احباب جماعت اکرا نے ہوائی اڈہ پر دونوں دوستوں کو دعاؤں سے رخصت کیا۔

دوسری الوداعی تقریب مسٹر محمد آرتھر صدر جماعت ہائے احمدیہ غانا اور الحاج الحسن عطا ریجنل چیئرمین جماعتہائے احمدیہ اشانٹی ریجن کے جلسہ سالانہ قادیان اور جلسہ سالانہ ربوہ بالخصوص زیارت حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے پاکستان روانہ ہونے کی تھی۔ چنانچہ خاکسار مکرم مولوی عبدالحمید صاحب۔ مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب اور دیگر احباب جماعت اکرا نے ہوائی اڈہ پر دعاؤں سے رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں دوست اب واپس غانا نہایت گہرا اثر شعائر اللہ کا لے کر آچکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

۳۹ بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ریجنل و سرکٹ مبلغین نیز آنریری مبلغین کی اجتماعی کوششوں سے کم از کم انتالیس افراد نے قبول حق کیا اور داخل سلسلہ ہوئے قارئین الفضل سے ان کی استقامت کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

آخر میں خاکسار تمام مبلغین کرام (پاکستانی بھائیوں یا لوکل) کے لئے ممبران جماعت کے لئے نیز اس ملک کی ہدایت کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔

وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام

خلاصہ تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی برموقعہ جلسہ سالانہ ۶۴ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۴ء میں خاکسار نے وفات مسیح کے موضوع پر جو تقریر کی تھی اس کا خلاصہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار سمیع اللہ ۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

ائمہ کی غیبت کا نظریہ

کئی مذہبی فرقوں میں ائمہ کی غیبت کا نظریہ پایا جاتا ہے مسلمانوں میں اثنا عشری شیعہ ۔ فرقۂ اسماعیلیہ اور جماعت مجاہدین کا ایک فرقہ غائب اماموں پر ایمان رکھتا ہے ۔ لیکن غیر مسلموں میں جس قوم نے نہایت شد و مد سے اس عقیدے کی اشاعت کی وہ مسیحی حضرات ہیں ۔ یہ اپنے امام یا ابن اللہ کی غیبت کے قائل ہیں یہ اور بات ہے کہ اگر مسلم فرقوں کے ائمہ غاروں میں چھپے ہیں تو ان کے امام آسمان میں ۔ "مرقس" نے انکو بن دیکھے آسمان پر خدا کی دہنی طرف بٹھا دیا (مرقس ۱۶/۹) ہر مذہب میں الجبہ پرستی کے باعث جو بدعتیں جاری ہو جاتی ہیں ۔ ان میں یہ عقیدہ شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے ۔ یہ جو مشہور ہے کہ عقیدہ دلیل کا محتاج نہیں ہوتا ۔ پھر یہ جو کہا جاتا ہے کہ عقیدے میں انسان کے لئے بے پناہ کشش ہوتی ہے ان مثالوں کو دیکھکر یہ تمام باتیں صحیح ثابت ہوتی ہیں ۔

مسلمانوں کو تو جانے دیجئے کہ یہ ایک پسماندہ قدامت پسند اور روایت پرست قوم سمجھی جاتی ہے مسیحی قوم جو روشن ضمیر آزاد خیال اور حقیقت پسند ہونیکی مدعی ہے ۔ یہ قوم بھی غیبتِ امام کے عقیدے پر اسیطرح جان چھڑکتی ہے جیسے دوسری پسماندہ اقوام ۔

یہ دور جو طرز فکر کی تبدیلی کا دور کہلاتا ہے پورے عروج پر ہے ۔ مگر اس دور نے بھی چرچ کے اس عقیدے پر کوئی اثر نہیں ڈالا ۔ اور متوسلین کلیسا آج بھی اسی طرح حیات مسیح یا غیبتِ مسیح کے قائل ہیں ۔ جیسے وہ تاریخِ مسیحیت کے پُرفتن دور میں تھے ۔ یہ تیسری اور چوتھی صدی کا دور تھا ۔ جب "ایریوس موحد" کے مقابل "اتھاناسیوس" جیسے تثلیث پرستوں کو فتح حاصل ہوئی تھی ۔

اسکے بعد کئی بار چرچ میں بڑے بڑے انقلابات رونما ہوئے اور کئی مسائل میں اختلاف کر کے مختلف فرقے بنتے گئے ۔ لیکن مسیحیوں کی بھاری اکثریت حیاتِ مسیح یا غیبتِ مسیح کے عقیدے پر قائم رہی ۔ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ جو مسیحیوں کے دو بڑے فرقے ہیں ۔ دونوں اس عقیدے پر قائم ہیں ۔

چرچ کی کوشش نشأۃ ثانیہ

چند سالوں سے چرچ میں جو ایک نئی حرکت پیدا ہوئی ہے ۔ اس سے بھی یہ عقیدہ متاثر نہیں ہوا ۔ پاپائے اعظم چرچ کو کئی ذمہ داریوں یا بدنامیوں سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ پندرھویں صدی عیسوی کو سترھویں صدی عیسوی تک چرچ سائنسدانوں کو محکمۂ احتساب کے شکنجے میں کستا رہا ۔ انہیں ملحد و مرتد قرار دیا گیا ۔ مگر اب ان کے کارناموں کو سراہا جا رہا ہے یہودی جو ابھی تک صلیبِ مسیح کے ملزم سمجھے جاتے ہیں ۔ اب یہ خبر گرم ہے کہ پاپائے اعظم موجودہ یہودیوں کو اس الزام سے بری قرار دینے والے ہیں ۔ "کونسل آف نائیسیا" میں مذہبی خدمت گذاروں کے بعض طبقے پر مجرد رہنے کی جو پابندی لگائی گئی تھی وہ بھی اب اٹھائی جا رہی ہے ۔

پھر خود پاپائے اعظم کا اپنے پیشرو کی روایت کے خلاف "ویٹی کن سٹی" سے نکلنا ۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ رومن کیتھولک چرچ اپنی روایات میں اصلاحات کا خواہشمند ہے ۔

عقیدۂ حیاتِ مسیح پر اصرار

چرچ کی یہ کوشش دیکھکر ہم احمدی طبعی طور پر اس بات کی توقع رکھتے تھے کہ "عقیدہ حیات مسیح" میں بھی کوئی ترمیم کی جائے گی ۔ اور ابھی تک حصولِ نجات کے لئے مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانا جو ضروری سمجھا جاتا ہے ۔ یہ شرط حذف کر دی جائیگی ۔ مگر مجھے پچھلے دنوں سخت تعجب آیا ۔ جب میں نے بمبئی میں "یوکرسٹک کانگریس" کے شاندار پنڈال میں دیکھا کہ دو کھمبوں کے درمیان جناب مسیح کا پتلہ برہنگی اور مظلومی کی حالت میں لٹک رہا ہے اور متوسلین کلیسا اسکے نیچے رنگ برنگ کے یونیفارموں میں آرام و عزت کی کرسیوں پر جلوہ افروز ہیں ۔ یہ نظارہ اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ "حیاتِ مسیح" کا عقیدہ کتنا ہی مہمل کیوں نہ ہو مگر چرچ کی بنیاد اور مسیحی تقریباً کی ذہنیت ابھی تک اس عقیدے پر قائم ہے ۔

احمدیوں کا فریضہ

جب ہمارے مسیحی حضرات کا یہ ردِّ عمل ہے تو ہم احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ ہم وفات مسیح پر زور دیتے چلے جائیں اور واقعات و حقائق کی روشنی میں یہ بات اتنی بار کہیں کہ آخر چرچ کی بنیاد متزلزل ہو جائے ۔

وفاتِ مسیح

یوں تو جب ہم لوگ وفاتِ مسیح پر گفتگو کرتے ہیں تو براہ راست ہمارا خطاب مسیحی حضرات کی طرف ہونا چاہیئے ۔ مگر مسیحیوں کی خوش قسمتی ہے کہ اس عقیدے میں ان کو اور بھی کچھ ساتھی مل گئے ہیں اور وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں ۔ اسلئے ہمیں مجبوراً اس طرف بھی مخاطب ہونا پڑتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب وفات مسیح پر دلائل دیئے تو دونوں قوموں کو مدنظر رکھا ۔

قرآن کریم اور دوسرے اسلامی آثار

آپ نے مسلمانوں کو قرآن کریم کی طرف بلایا اور فرمایا کہ اس کتاب کریم کی تیس آیات سے وفاتِ مسیح ثابت ہوتی ہے ۔ پھر اس عقیدے پر اصحابِ کرامؓ اور ازواج مطہرات حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اربعہ کا اجماع دکھایا ۔ آپؑ کے اس بصیرت افروز استدلال کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے مسلم اکابر نے از سرِ نو اس مسئلہ پر غور کیا اور مسیحیوں کے مقابل آپؑ کی تائید کی ۔ جیسے سر سید ۔ جسٹس امیر علی ۔ مولوی چراغ علی ۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور جامعہ ازہر مصر کی مجلس افتاء ۔

اناجیلِ اربعہ اور وفاتِ مسیح

لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اناجیل اربعہ کی روشنی میں عقیدۂ حیاتِ مسیح کا جیسا تعاقب کیا اس کی تو تاریخ مذاہب میں نظیر نہیں ملتی ۔ آپؑ نے نئے عہد نامے کو کھنگال کر رکھدیا اور ہمیں وہ بصیرت عطا کر دی کہ آج ہم انجیل کے لفظ لفظ سے وفاتِ مسیح پر استدلال کر سکتے ہیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ میرے بعد تم کو وفاتِ مسیح کی اور بہت سی شہادتیں ملیں گی ۔

مسیح ہندوستان میں

آپؑ نے اس موضوع پر ایک انوکھی کتاب لکھی ۔ "مسیح ہندوستان میں" کسی مورخ کو آج تک یہ موضوع نہیں ملا تھا ۔ اس وقت تو شاید لوگوں نے اس موضوع کی قدر و قیمت نہیں سمجھی لیکن چند ہی دنوں کے بعد روس کے ایک مسیحی سیاح ۔ Nicolah Notovitch نے اپنا سفرنامہ شائع کر کے دنیا کو متحیر کر دیا ۔ انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا کہ میں نے چار سال تک تبت کی خانقاہ "حمس" میں قیام کر کے بودھ دھرم کی کتابوں سے ایسے مواد حاصل کیے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ تبت آئے تھے ۔ ۸ر جنوری ۱۹۶۴ء کی ایوننگ نیوز ٹائمز آف انڈیا بمبئی میں ان کی اس تحقیق کا خلاصہ شائع کیا گیا ۔

بھوشیہ مہاپران کا حوالہ

لیکن اس سے اہم بات یہ ہے کہ ہندو دھرم کی مشہور کتاب "بھوشیہ مہاپران" میں بھی حضرت مسیحؑ کے ہندوستان آنیکا ذکر پایا جاتا ہے ۔ اس کتاب کے کھانڈ ۳ ادھیائے ۲ میں ساکا راجہ سے آپ کی ملاقات کا ذکر ہے ۔ راجہ نے مسیحی مذہب کی تعریف پوچھی آپنے ان کو اپنا مذہب بتایا وہ راجہ اس بات سے بہت خوش ہوا ۔ اور ہمالہ کے علاقہ کی جاگیر آپکو عطا کر دی ۔ (دیکھئے بھوشیہ مہاپران پرتی سرگ پرب کھانڈ ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۲۱ تا ۲۳) میں نے ان شلوکوں کا ترجمہ پروفیسر والنکر صدر شعبۂ سنسکرت بمبئی یونیورسٹی سے بھی کروایا ہے ۔

ان شلوکوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ عنفوانِ شباب میں نہیں بلکہ عہدِ ماموریت میں کشمیر کی طرف آئے ۔ اور یہیں مقیم ہو گئے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا حوالہ

اور پھر آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند نے بھی اس بات کا انکشاف کیا کہ کشمیر لداخ اور تبت کے علاقوں میں حضرت مسیح کے آنیکا کامل یقین پایا جاتا ہے ۔ (آپکا خط مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۳۲ء بنام اندرا گاندھی)

صحائفِ قمران اور دیگر آثار

اسکے ساتھ ہی چند اور زبردست شہادتیں دستیاب ہوئی ہیں جن سے حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت اور جسمانی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے جیسے صحائفِ قمران ۔ انجیل فلپ ۔ انجیل یعقوب اور کچھ غزلیں جو حضرت عیسیٰؑ کی کہی ہوئی ہیں ۔ ان تمام آثار میں یہ بات اشارۃً یا صراحۃً ضرور بیان کی گئی ہے کہ آپؑ صلیبی موت سے بچائے گئے اور واقعہ صلیب کے بعد اس علاقے کی طرف ہجرت کر گئے جہاں بنی اسرائیل کے اسیر قبائل آباد ہو گئے تھے ۔

اسیر قبائل اور تھوما حواری کا ہندوستان آنا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسئلہ وفاتِ مسیح کے بعض متعلقات پر بھی روشنی ڈالی ہے جیسے بنی اسرائیل کے اسیر قبائل کا افغانستان و کشمیر کے علاقے میں آباد ہونا اور تھوما حواری کا ہندوستان آنا ۔ خدائی تصرف دیکھئے کہ اب آپؑ کی ان باتوں کی بھی ہر طرف سے تائید ہو رہی ہے ۔

عبرت نامہ

آپکے عہد میں ہی مفتی علی الدین صاحب نے فارسی زبان میں ہندوستان کی ایک تاریخ لکھی جس کا نام ہے "عبرت نامہ" اور جو پنجابی اکیڈمی لاہور کی طرف سے اب شائع کی گئی ہے ۔ اس میں وہ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ افغانستان و کشمیر کے علاقے میں بنی اسرائیل کے جلاوطن قبائل آباد ہیں ۔ اور اب یہ بات افغانستان کی اس تاریخ میں بھی تسلیم کی گئی ہے جو افغانستان سرکار کی طرف سے شائع کی گئی ہے ۔ رہ گیا تھوما حواری کا ہندوستان آنا ۔ تو اب اس بات کا خود کیتھولک فرقہ زور شور سے پروپیگنڈہ کر رہا ہے بلکہ یوکرسٹک کانگریس کے موقعہ پر جو "انڈین کیتھولک ریفرنس بک" شائع کی گئی ہے ۔ اس میں تو یہ بھی تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جناب مسیحؑ صرف کیرالہ اور مدراس ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے شمال مغرب کی طرف بھی آئے تھے اور یہی وہ بات ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام حقیقت پسندوں سے منوانا چاہتے ہیں اور اب آثار و حقائق کا جسطرح انکشاف ہو رہا ہے کیا اس دور میں یہ ممکن ہے کہ آپؑ کی باتوں کی صحت سے انکار کیا جا سکے ؟

جماعتِ اسلامی ہر لحاظ سے نفاق اور قول و فعل کے تضاد کے راستے پر گامزن ہے

جماعتِ اسلامی کے مشہور لیڈر مولانا کوثر نیازی کا خط مودودی صاحب کے نام

(قسط نمبر ۳)

ووٹ کا حق ہمارے ہاں صرف رکن کو ہے۔ متاثرہمدرد کارکن اور منفق اس سے محروم ہیں۔ البتہ ارکان کے ووٹوں سے بنے ہوئے نظم کی سماع و طاعت از روئے اسلام ان کا فرض ہے۔ جماعت کی بنیادی پالیسیاں ارکان کے اجتماع کی بجائے مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ میں طے ہوتی ہیں۔ اور اب تو ایک عرصہ سے (بالخصوص ۱۹۵۷ء میں جماعتی دستور کی ترامیم کے بعد) شوریٰ کو بھی کم ہی زحمت دی جاتی ہے۔ فیصلہ کرنے کے لئے سارا دار و مدار آپ کی کیبنٹ یعنی عاملہ پر ہے۔ جو یہ فیصلہ کر دے ان سے کوئی رکن اختلاف نہیں کر سکتا۔ اختلاف کرے تو جماعت اسے باہر کا راستہ دکھا سکتی ہے۔

جماعتِ اسلامی قوم کی رہنمائی نہیں کر سکتی

یہی صورت ہمارے ہاں قیادت و امارت کی ہے۔ ۱۹۴۱ء سے لے کر اب تک ہمارے ہاں کوئی ایک فرد بھی جماعتی تربیت سے ایسا تیار نہیں ہوا جو آپ کے بعد (اللہ تعالےٰ آپ کو تا دیر سلامت رکھے) جماعت کی قیادت کر سکتا ہو یا جو جماعت کے اندر اور باہر اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے نمایاں اور ممتاز ہو۔ جس جماعت کی جمہوری اور عددی صورتِ حال یہ ہو جس کی قیادت اوّل سے آخر تک تنخواہ دار ہو۔ جس میں رائے اظہار پر قدغن ہو جس میں مٹھی بھر لوگ ووٹ کا حق رکھتے ہوں۔ جس میں آپ کی پیش کردہ علمی اور دینی آراء سے اختلاف کرنا جماعت کی مخالفت کرنے کے مترادف ہو اس میں ایسا آدمی کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ جو خود سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ایسا شخص تفصیلات معلوم کئے بغیر شامل ہو بھی جائے تو وہ یہاں پنپ نہیں سکے گا۔ آپ کی تو پورے عالم کی وسیع سیاسیات پر نظر ہے۔ آپ سے بڑھ کر کون جانتا ہے کہ جس جماعت میں فقط وہی لوگ چل سکتے ہوں جو آمنا و صدقنا اور احسنت و مرحبا کی صدا بلند کرنے ہی کو سعادت سمجھیں وہ جماعت کبھی ایک زندہ قوم کی راہنمائی نہیں کر سکتی۔

سیاسی اثر و رسوخ کیلئے رفاہِ عامہ کے کام

تیسری صورت یہ تھی کہ ہم سیاست اور اصلاح و تزکیہ دونوں اہم کاموں سے دست کش ہو کر رفاہِ عامہ کا منصوبہ بناتے اور خدمتِ خلق کے لئے کام شروع کر دیتے۔ مگر سالہا سال کے غور و فکر اور مطالعہ و مشاہدہ سے نظر یہ آتا ہے کہ ہم اس میدان کے بھی مرد نہیں۔ ہم نے اپنے کارکنوں کو (الا ماشاء اللہ) جو ذہن دیا ہے وہ یہ ہے کہ خدمتِ خلق کا کام سیاسی نتائج حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور بس ہم نے ہمیشہ اپنے شفاخانوں اور خدمتِ خلق کے دوسرے کاموں کو جماعت کے اثر و رسوخ اور سیاسی مواقع کے حصول کے پیمانے سے ناپا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی سیاسی اور ہنگامی مقصد کے بغیر ہم خدمتِ خلق کا کوئی بھی منصوبہ زیرِ عمل نہیں لا سکتے۔

قیادت پر نابلد افراد کا قبضہ

یہ تینوں صورتیں ممکن تھیں مگر میں ان تینوں کا دروازہ جماعت کے لئے بند پاتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ جماعت کی اخلاقی حالت (میں اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار نہیں دوں گا) انتہائی حد تک زوال پذیر ہو چکی ہے اور اس سلسلہ میں حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ تو میری مایوسی اور شدید ہو جاتی ہے۔ میں نے اس سلسلے میں کئی مرتبہ آپ کو توجہ دلائی ہے۔ اور مجھے یاد ہے ہر بار آپ دل گرفتہ ہو کر سر تھام کر بیٹھ جاتے ہیں اور اعتراف کر لیتے تھے کہ یہ سب کچھ آپ کو معلوم ہے۔ مگر آپ کچھ نہیں کر سکتے ۳۱ اکتوبر ۶۳ء کو اپنے منصب سے مستعفی ہوتے وقت میں نے تحریری طور پر عرض کیا تھا کہ "میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ احیائے دین کا کام کرنے کے لئے جو کم سے کم ضروری صفات ہم میں ہونی چاہئیں۔ ہماری عملی زندگی ان کی شہادت نہیں دیتی۔ جماعت کے دروبست پر قابض بھاری بھاری مشاہرے لینے والے ہمارے بعض رہنما ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے، الزامات عائد کرنے اور چغلی اور غیبت کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ بعضوں کی بول چال تک آپس میں بند ہے۔ یہ ایک دوسرے پر جماعت کے اندر گروپ بندی تک کے الزامات لگاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ "گیلانی برادران" اور "کراچی گروپ" وغیرہ کی افسوسناک اصطلاحیں آپ کے کانوں کے لئے بھی اجنبی نہیں ہوں گی۔ اختلافِ رائے کو برداشت نہیں کیا جاتا ہاں میں ہاں ملانے والے علمِ دین سے کورے اور عربی زبان سے بالکل نابلد افراد کو جماعت کی صفِ اوّل میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تقویٰ، علمِ دین اور دوسرے خصائص ہماری نگاہ میں ثانوی بنتے جا رہے ہیں۔ اب "نائب امیر" کے منصب کے لئے بھی ہماری نگاہ جاتی ہے۔ تو چودھری غلام محمد صاحب جیسے رفیق پر جاتی ہے۔ جو بے چارے علمِ دین تو بڑی بات ہے اردو کے چند فقرے بھی صحیح نہیں بول سکتے میں چونکہ ایسے لوگوں کی سربراہی سے اختلاف کرنے کا قصور وار ہوں۔ ان خرابیوں کا ناقد ہوں۔ چودھری صاحب کی شائع کردہ ایک کتاب "فقہ السنہ" پر بے لاگ تبصرہ کر چکا ہوں۔ اس لئے مجھے اس جرم کی سزا مرکزی شوریٰ کے ہر اجلاس پر بھگتنی پڑتی ہے جگہ جگہ میرے بارے میں سرگوشی کیا جاتا ہے جس کی صفائی پیش کرتے کرتے اب قریب قریب عاجز آ چکا ہوں۔ یہ صورتِ حال یقیناً آپ سے بھی مخفی نہیں، سخت افسوسناک ہے ہماری تنظیم میں یہ رجحانات ہمارے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ اور اس وقت ملک میں لوگ اگر ہمارے باہمی تعاون اور تعلقات کے مداح ہیں تو اس کا سبب یہ ہے کہ دوسری جماعتوں کی طرح ہمارے اندرونی حالات خوش قسمتی سے اخبارات میں شائع نہیں ہوتے۔" اندریں حالات میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں جماعت میں اپنے منصب اور ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤں۔ جماعت کے جلسہ ہائے عام سے خطاب نہ کروں۔ ایک معمولی رکن کی حیثیت سے خدمت انجام دیتا رہوں تاکہ جماعت میں جو لوگ اپنی بیش قیمت صلاحیتیں خواہ مخواہ مجھے بدنام کرنے میں صرف کرتے رہتے ہیں ان کیلئے تسکینِ دل کا سامان فراہم ہو سکے۔"

رہنماؤں کا افسوسناک کردار

یہ ۳۱ اکتوبر ۶۳ء کی تحریر ہے۔ آج تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد ان خرابیوں میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ کمی نہیں ہوئی۔ جماعت میں باہمی علداوتیں ترقی پر ہیں۔ لین دین کے معاملات میں کارکن تو ایک طرف رہے ہمارے رہنما تک افسوسناک کردار رکھتے ہیں۔ امانتیں ضائع ہو رہی ہیں۔ عشر اور زکوٰۃ کی رقوم خالص سیاسی اور انتخابی مہمات اور ہمہ وقتی کارکنوں کی تنخواہوں پر صرف کی جا رہی ہیں۔ رائج الوقت سیاسی بحثیں اتنی مرغوب ہو چکی ہیں۔ کہ ہماری مجالس میں خدا اور رسول کا تذکرہ بھی برائے بیت رہ گیا ہے، عبادات میں ہم سخت تساہل کا شکار ہیں۔ اور شاید یہ بھی ہمارے سٹریکچر کا غیر شعوری اثر ہے۔ جس میں عبادات کو مقصود کے لئے ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔

غلطیوں کے اعتراف کی ضرورت

میرا خط طویل ہو گیا۔ اس میں بعض تکلیف دہ باتیں بھی یقیناً ہوں گی اور آپ ہمیشہ مجھ پر جو شفقت فرماتے رہے ہیں اس کے پیش نظر اتنی جرأت بھی مجھ کو جسارت نظر آتی ہے۔ لیکن خدا گواہ ہے میں نے یہ سب کچھ معاندانہ جذبے سے نہیں ایک حقیقی بہی خواہ اور ہمدردی کے جذبے سے سپردِ قلم کیا ہے۔ جماعت سے میرا پندرہ سولہ سالہ تعلق مجبور کرتا ہے کہ میں آپ کے دوسرے مشیروں کی طرح محض "سب اچھا" کی رپورٹ آپ کے سامنے پیش نہ کروں بلکہ پوست کندہ حقائق پر آپ کو غور و فکر کرنے کی دعوت دوں۔ اب کیا ہو۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔ کبھی سوچتا ہوں ہمیں کھلم کھلا اعتراف کر لینا چاہئے کہ ہم اپنی اسکیموں میں ناکام ہو گئے ہیں۔ لہٰذا جماعت کے کارکن اور ارکان آزاد ہیں وہ جو راستہ چاہیں اختیار کر لیں۔ کبھی خیال آتا ہے، ہمیں ایک بہادر انسان کی طرح مان لینا چاہئے کہ ہمارا فکر اور عمل دونوں غلط تھے۔ اب ہم ارکانِ جماعت کا ایک کل پاکستان اجتماع بلا کر اپنے لئے از سرِ نو لائحہ عمل ترتیب دیں گے۔

یہ سوچ بچار ایک طرف تو اس مایوسی کا مظہر ہے جو میں نے مندرجہ بالا تینوں پہلوؤں میں عرض کی اور دوسری جانب یہ نتیجہ ہے کہ اس تھوڑے بہت احساسِ ذمہ داری کا اور عند اللہ مسئولیت کا جو بچا کھچا میرے اندر موجود ہے اور خطرہ ہے کہ اگر کچھ عرصہ مزید اس نہج پر اپنے قلب و ذہن کے خلاف لکھتا اور بولتا رہا تو کہیں اس متاعِ عزیز سے بھی محروم نہ ہو جاؤں۔ آپ کو میری اس کیفیت کا صحیح اندازہ لگانے میں یقیناً زحمت نہ ہو گی۔ اس کیفیت کے سبب ہو سکتا ہے۔ کہ میرے خط میں کہیں تلخی بھی پیدا ہو گئی ہو جس کے لئے پیشگی معافی چاہتا ہوں۔ اب میری اپنی قوتِ فیصلہ شل ہے۔ اور میں بے چینی سے آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔ خدا کرے آپ غم و غصہ کی بجائے شفقت کے ساتھ اس تحریر کا مطالعہ کریں اور مجھے اپنے جواب کے ذریعے اس مایوسی سے نکلنے میں مدد فرمائیں۔

درخت لگانے کا موسم

فروری کا موسم درخت لگانے کے لئے بہترین ہے۔ احباب اور عہدیداران اطفال توجہ فرمائیں۔ اور ہر طفل کو زیادہ سے زیادہ درخت لگانے میں مدد دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وعدہ جات چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۵ء

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جس قدر وعدہ جات موصول ہوئے ہیں درج ذیل ہیں احباب سے درخواست ہے اللہ تعالیٰ جملہ احباب کرام کو اخلاص۔ مال و اولاد میں برکت عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین۔ ایک صد سے کم وعدے جگہ کی کمی کے باعث شائع نہیں ہو سکے۔

(ناظم مالی وقف جدید۔ ربوہ)

جماعت	روپے	جماعت	روپے
جماعت سرگودہا شہر	۲۳۰۰-۷۵	عزیز پور ڈگری۔ سیالکوٹ	۱۸۸-۰۰
حیدرآباد	۱۲۲۵-۵۰	جماعت پشاور	۱۲۴۸-۷۵
مغل پورہ گنج لاہور	۱۴۰۰-۰۰	ملتان شہر	۱۰۲-۰۰
راولپنڈی	۲۵۳۳-۱۲	ملتان چھاؤنی	۳۵۷-۰۸
کراچی۔ اقساط	۱۴۸۹-۶۲	نوشہرہ چھاؤنی	۲۴۲-۶۰
گولیکی۔ گجرات	۱۲۶-۷۹	ننکانہ شیخوپورہ	۱۴۴-۵۵
سکھر	۱۴۲-۵۰	محمد آباد سٹیٹ	۵۲۴-۸۵
خوشاب۔ سرگودہا	۱۷۶-۵۰	ڈگری گھمن سیالکوٹ	۱۱۰-۰۰
گجرات قسط دوم	۱۷۷-۷۵	چک ۱۲۶ مراد بہلول نگر	۱۲۷-۴۳
دہاڑی۔ ملتان	۲۰۹-۵۰	دارالنصر شرقی ربوہ	۲۱۸-۱۲
نوکوٹ تھرپارکر	۲۰۶-۷۳	کھاریاں۔ گجرات	۳۹۴-۴۵
سمن آباد۔ لاہور	۴۶۶-۰۰	جماعت گرد نڈی	۲۶۹-۵۰
بانا پور۔ لاہور	۱۵۰-۵۰	ڈنگہ۔ گجرات	۱۰۰-۵۰
چک وپنیار سرگودہا	۳۳۳-۲۵	ادرحمہ۔ سرگودہا	۱۲۰-۷۵
ہانڈو گوجر۔ لاہور	۲۲۲-۵۰	میرپور آزاد کشمیر	۱۰۹-۲۵
کوٹ رحمت خان شیخوپورہ	۱۸۴-۰۰	۶۱۱/۷ منٹگمری	۱۳۳-۰۷
مدرسہ چٹھہ۔ گوجرانوالہ	۱۴۰-۶۱	اوکاڑہ منٹگمری	۶۵۱-۵۴
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ	۴۰۰-۰۴		

اعلان دارالقضاء

مکرم میاں نواب الدین صاحب ساکن محلہ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد حکیم اللہ دتہ صاحب مرحوم کو بطور عطیہ دس مرلہ اراضی ربوہ میں ملی تھی یہ اراضی میرے نام منتقل کر دی جائے۔ مرحوم کے تمام ورثاء اس پر رضامند ہیں۔

اس درخواست پر صدر محلہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب کے بھی دستخط ہیں اور مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب۔ مکرم میاں نعمت اللہ صاحب مکرم میاں محمد صدیق صاحب مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب پسران مکرم حکیم اللہ دتہ صاحب مرحوم اور محترمہ نواب بی بی صاحبہ دختر مکرم حکیم اللہ دتہ صاحب مرحوم کے تصدیقی دستخط اور نشان انگوٹھا ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔ فقط

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

محترم عبدالغنی صاحب ولد عبدالعزیز صاحب قوم کشمیری نے مورخہ ۷ فروری ۱۹۴۳ء کو بمقام جبلنگلے ضلع گورداسپور سے وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی جو تقسیم ملک کے بعد جمشید پور میں مقیم تھے ان کا وصیت نمبر ۶۴۴۲ ہے

محترم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ موصی مذکور اب مستقل طور پر پاکستان آ گئے ہیں اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا ان سے وصیت کے سلسلہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضروری اعلانات برائے لجنات

قبل ازیں تمام لجنات کو بذریعہ الفضل اور خطوط یہ اطلاع بھجوائی گئی ہے کہ لجنہ کا پہلی سہ ماہی کا امتحان ۷ مارچ بروز اتوار ہو گا۔ قرآن کریم کے نصاب کے ضمن میں یہ نوٹ فرمالیں کہ اس وقت تیسرے پارے کا نصف آخر ہی امتحان میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ بعض لجنات کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ چوتھے پارے کے نصف اوّل کی تیاری اس وقت مشکل ہے مگر دوسرے امتحان کے لئے جو انشاء اللہ ستمبر میں ہو گا۔ تمام لجنات یہ نوٹ فرمالیں کہ چوتھا پارہ مکمل اور پانچویں پارے کا نصف اوّل شامل نصاب ہو گا۔ کیونکہ ایک سال میں صرف ایک پارہ ترجمہ کے ساتھ پڑھنا بہت ہی کم ہے لہٰذا ۷ مارچ کا امتحان دینے کے بعد لجنات دوسرے امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔

۲۔ موسم گرما کی تعطیلات میں ۲۰ جون سے ربوہ میں ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کی جائے گی۔ تمام لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی ممبرات اس کلاس میں بھجوائیں۔ سکولوں اور کالجوں کی طالبات اس طرف خاص توجہ دیں۔ رمضان المبارک میں اس دفعہ جو تربیتی کلاس لگائی گئی تھی باہر کی لجنات نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ یہ بہت ہی افسوس کا مقام ہے حالانکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پہ کئی دفعہ اس ضمن میں اعلانات کروائے گئے تھے اس کلاس میں شمولیت کے لئے نام بھجواتے وقت عمر اور تعلیمی قابلیت سے بھی آگاہ کیا جائے۔ رہائش کا انتظام مقامی لجنہ کرے گی۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

- ہمارے علاقہ چک ۱۲۶ مراد محمد آباد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط سال کا خطرہ ہے (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید)
- میرا بڑا بھائی عبدالجبار خان بعارضہ دماغی توازن بیمار ہے (مختار احمد خان۔ سرگودہا شہر)
- مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۳۰ ٹی ڈی اے کا ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے (قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ)
- بندہ چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے نیز میرے تین بچے بیمار ہیں۔ (خاکسار مظفر حسین عباسی اوکاڑہ)
- جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی مسجد کا فیصلہ خدا کے فضل سے پچھلے سال جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے حق میں ہو گیا تھا لیکن فریق مخالف نے اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی تھی اب اس اپیل کے فیصلے کی تاریخ ۳۱/۳/۶۵ مقرر ہوئی ہے (خاکسار سلطان احمد امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)
- میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اب ڈاکٹروں نے اپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے (ملک محمد نذیر جناح کالونی لائلپور)
- محترم سید سہیل احمد صاحب سی ایس پی ڈپٹی کمشنر کشتیہ مشرقی پاکستان مطلع فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ ہسپتال میں داخل ہیں (شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)
- چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائرکٹر ماڈرن موٹرز راولپنڈی خدا کے فضل سے اور احباب کرام کی دعاؤں کے نتیجہ میں رو بصحت ہو رہے ہیں ان کی اہلیہ صاحبہ بھی کچھ بیمار رہتی ہیں۔ (خاکسار رحمت اللہ خان ماڈرن موٹرز راولپنڈی)

احباب کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات:-

پاکستان آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت

(۱) اپر ڈویژن کلرک تنخواہ ۱۳۵-۲۱۵ - شرائط گریجوایٹ عمر ۱/۳/۶۵ کو ۱۸ تا ۲۵

(۲) لوئر ″ ″ ۱۱۰-۱۸۰ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا تجربہ والا تھرڈ ڈویژن ٹائپ سپیڈ ۳۰ عمر ۱۸ تا ۲۵

(۳) گودام کیپر تنخواہ مطابق لوئر ڈویژن کلرک شرائط میٹرک۔ ضمانت ۵۰۰/- عمر ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں بشمول پاسپورٹ سائز فوٹو مصدقہ نقول سندات ۱۰/۳/۶۵ تک بنام چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر پی او الیف واہ بورڈ واہ کینٹ۔ (پ ٹ ۲۲/۲/۶۵)

داخلہ مارننگ کلاسز پبلک ایڈمنسٹریشن

شرائط سیکنڈ ڈویژن گریجوایٹ رسوشل / فزیکل سائنس مضامین۔

درخواستیں ۵/۳/۶۵ تک بنام ڈاکٹر ایم افضل ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ فارم کمرہ نمبر ۸۳ نیو کیمپس سے لیں۔ (پ ٹ ۲۲/۲/۶۵)

(ناظر تعلیم ربوہ)

خدا کی قدرت وسیع ہے اُس پر بھروسہ کرنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا

دنیا جس بات میں متوکّل کی ہلاکت سمجھتی ہے وہی بات اس کی کامیابی کا ذریعہ ہو جاتی ہے

"سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء میں توکل علی اللہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"خدا کی طاقت کا بندوں کی طاقت سے موازنہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بڑے بڑے طاقت ور دم کے دم میں فنا ہو جاتے ہیں بادشاہوں کی زندگیاں لمحوں میں ختم ہو جاتی ہیں سکندر کا مشہور واقعہ ہے کہ چھوٹی سی عمر میں یونان سے اٹھ کر دنیا پر چھا گیا مگر فتوحات سے خوشی بھی حاصل نہ کر سکا۔ واپسی پر جنگل ہی میں مر گیا۔ یہ تو بادشاہوں کا حشر ہے۔ مگر خدا والوں کا یہ انجام ہوتا۔ مشہور ہے کہ ایک بزرگ کے خلاف بادشاہ ہو گیا ان کو ان کے مریدوں نے کہا کہ دلّی چھوڑ دیجیئے کیونکہ بادشاہ آپ کے مارنے کے درپے ہے سفر سے جب واپس آئے گا تو آپ کو مار ڈالے گا۔ بزرگ نے جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است اسی طرح ہوتے ہوتے وہ بادشاہ دلّی میں داخل ہونے لگا تو ان کو کہا گیا۔ اب تو بچ جائیے بادشاہ شہر میں داخل ہو گیا ہے انھوں نے وہی فقرہ کہا اتنے میں خبر پہنچی کہ دیوار گری بادشاہ نیچے دب کر مر گیا۔

پس اللہ تعالےٰ پر توکل کرنے والوں کی مدد ایسے راہ سے ہوتی ہے کہ جس کا علم نہیں ہوتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک جنگل میں تھے۔ صحابہؓ آپؐ کے ارد گرد رہا کرتے تھے۔ آپ سے جدا نہ ہوتے تھے مگر اس دفعہ آپ جنگل میں دور رہ گئے اور ایک درخت کے نیچے سو گئے، تلوار درخت سے لٹکا دی۔ اتنے میں ایک کافر پہنچا۔ آپ ہی کی تلوار بے نیام کر کے آپ کو اٹھایا۔ اور کہا کہ اب آپ کو کون بچائے گا، آپ نے فرمایا کہ اللہ بچائے گا۔ اس جملہ نے اس پر ایسا اثر کیا اور ایک بجلی کی رو سی دوڑ گئی۔ جس سے تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی آپ نے اٹھا کر کہا اب تجھے کون بچائے گا۔ اس نے کہا مجھے کوئی بچانے والا نہیں۔ اگر وہ مومن ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سبق لیتا مگر اس نے کہا نہیں کہا آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

پس خدا کی قدرت وسیع ہے اس پر بھروسہ کرنے والا ضائع نہیں ہوتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وطن سے نکلے۔ بے وطن ہوئے مکہ والے آپ کو نکال کر اپنی کامیابی پر بہت خوش ہوئے لیکن مدینہ والوں کے دل آپ کی طرف خدا نے مائل کر دیئے اور وہ آٹھ سال میں آپ کے دشمن آپ کے رحم کے محتاج ہو گئے

پس توکل کرنے والے کامیاب ہوتے ہیں دنیا جس بات میں متوکل کی ہلاکت سمجھتی ہے وہی بات اس کی کامیابی کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ ہاتھ شل ہو جاتا ہے۔ زبان کاٹی جاتی ہے وہ دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے جو اس کے خلاف بغض رکھے اس کے لئے خدا تعالےٰ معجز نمائی کرتا ہے اور تم نے دیکھا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اس نے کیسی کیسی معجز نمائیاں کی ہیں اگر اب بھی کوئی توکل نہ کرے تو اس سے بڑھ کر کون ذلیل ہو گا۔ ہم نے زندہ خدا کو دیکھا ہے جسے مخالفوں نے نہیں دیکھا۔ ہمارا زندہ خدا سے تعلق ہے ان کو خدا سے خوف لگتا ہے تو وہ ان مچھلیوں کی طرح ہے جن کا ذکر قصوں میں آتا ہے کہ انھوں نے اس لکڑی کو خدا سمجھ لیا تھا جو سمندر میں گری تھی اور اس کے شور سے وہ خاموش ہو گئی تھیں اور جب لکڑی ساکن ہوئی تو وہ اس پر اچھلنے لگی تھیں۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے ہم نے اس کی طاقتوں کو دیکھا ہے۔ کیا اس کے باوجود انکار ہو سکتا ہے! اگر ہو تو اس کے معنے ہیں کہ آنکھیں مُردہ ہیں یا دل مُردہ ہیں یاد رکھو کہ ایمان کے مطابق اعمال کا ہونا ضروری ہے۔ خدا مومن کو ضائع نہیں کرتا۔ اگر دنیا میں تکلیف ہو تو اس کو جنت ملنے والی ہے جو ابدی ہے یہاں کی تکلیف چند سال کی ہے جو جلد ختم ہو جائے گی مگر جو اس کے بدلے ملے گا وہ نہ ختم ہونے والا ہو گا جو شخص اس دنیا کو قربان کر دے گا اس کو وہ نعمتیں ملیں گی۔ اس وقت کے بادشاہوں کی حیثیت غلاموں کی سی ہو گی۔ کیونکہ وہ بادشاہوں کا شاہ رب العالمین تمہارا دوست ہو گا۔ کوئی دنیاوی بادشاہ جس کا دوست ہو جائے اس کو نقصان نہیں ہوتا۔ خدا جس کا دوست ہو اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے"۔

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۲۲ء)

ربوہ میں ساتویں کُل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

ریلوے اور برادرز کلب کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں

بیس (۲۰) شاندار میچوں میں ملک کے نامور کھلاڑیوں کی طرف سے بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ

ربوہ ۲۷ فروری ــــ کل مورخہ ۲۶ فروری کو تعلیم الاسلام کالج کے ساتویں کُل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے روز ملک کی متعدد نامور ٹیموں کے درمیان میچ کے قریب نہایت شاندار اور فیصلہ کن میچوں کے بعد بالآخر ریلوے اور برادرز کلب کی نامور ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں یہ دونوں ٹیمیں ملک کی دیگر نامور ٹیموں کے بالمقابل متعدد میچ جیتنے اور بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کرنے کے بعد فائنل میں پہنچی ہیں۔ کل ریلوے اور برادرز کو سیمی فائنل میچوں کے دوران فائنل مقابلہ میں شمولیت کا استحقاق ثابت کرنے کے لئے بہت دشوار اور کٹھن مراحل میں سے گزرنا پڑا۔ ان کا مقابلہ علی الترتیب سینٹ ہال کلب راولپنڈی اور پولیس کے ساتھ تھا۔

سیمی فائنل میں ریلوے نے ۵۰ کے بالمقابل ۶۹ پوائنٹس سے نمایاں کامیابی حاصل کی اور برادرز ۵۰ کے بالمقابل ۵۶ پوائنٹس سے کامیاب قرار پائے۔

کالج سیکشن کی ٹیموں میں سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور اسلامیہ کالج لاہور کی ٹیمیں فائنل میں پہنچی ہیں۔ سکول سیکشن میں سے فائنل میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور گورنمنٹ سکول وحدت کالونی لاہور کے مابین ہو گا۔

فائنل مقابلے آج مورخہ ۲۷ فروری کو ۲½ بجے بعد دوپہر شروع ہو رہے ہیں جو ساڑھے چار بجے سہ پہر تک جاری رہیں گے جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملک گیر شہرت کے حامل اس ٹورنامنٹ کے بعض مناظر کل ٹیلیویژن پر بھی دکھائے گئے اس میں علی الخصوص گورنر مغربی پاکستان محترم ملک امیر محمد خان صاحب کا وہ پیغام بھی شامل تھا جو آپ نے اس ٹورنامنٹ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے نام ارسال فرمایا اور جو ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب میں مورخہ ۲۵ فروری کو سنایا گیا۔

مکرم مصلح الدین صاحب سعدی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ـــ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۵ء بروز جمعرات دس بجے صبح اچانک حرکت قلب بند ہونے سے چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) میں بعمر ۵۲ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے چھوٹے بھائی تھے۔

مرحوم کے سب سے بڑے فرزند صلاح الدین ایوبی اور برادر نسبتی مکرم میجر غلام محمد اقبال صاحب ان کا جنازہ مورخہ ۲۶ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز چٹاگانگ سے پہلے ڈھاکہ اور پھر لاہور لائے رہ سر مقامات کے احمدی احباب نے نماز جنازہ ادا کی۔ لاہور سے جنازہ ایمبولینس کار میں اسی روز شام کو ربوہ لایا گیا بعد نماز عشاء محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا قبر پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم سلسلہ احمدیہ کے ساتھ خاص اخلاص رکھنے والے تھے اور جماعتی خدمات بجا لانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے تھے مرحوم نے ایک بچی عزیزہ منصورہ اور تین فرزند عزیزان صلاح الدین ایوبی۔ جلال الدین جیلی اور شہاب الدین غوری اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

دستوڈنو ایلے ۵۲۵۴